ستمبر، اکتوبر 2023ء

نحنُ انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

NATIONAL IJTIMĀ‘ 2023

www.nahnuansarullah.ca

نحنُ انصار اللہ

مجلس انصاراللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

ستمبر، اکتوبر 2023ء

تبوک۔ اخاء 1402

www.nahnuansarullah.ca

دنیوی مشاغل دین کی خدمت کے راستہ میں روک نہیں بنتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

پس ایک مومن اور غیر مومن میں فرق یہ ہے کہ مومن بھی تجارت کرتا ہے اور غیر مومن بھی تجارت کرتا ہے، مومن بھی صنعت و حرفت اختیار کرتا ہے اور غیر مومن بھی صنعت و حرفت اختیار کرتا ہے مگر غیر مومن جب اِن کاموں میں مشغول ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُس کی توجہ بالکل ہٹ جاتی ہے لیکن جب ایک مومن یہ کام اختیار کرتا ہے تو یہ چیزیں خدا تعالیٰ کے ذکر میں روک نہیں بنتیں، اِن مشاغل کے باوجود اُس کی ذکر الٰہی کی عادت پھر بھی قائم رہتی ہے، نمازیں پھر بھی باقاعدگی سے ادا کرتا ہے، زکوٰۃ پھر بھی باشرح ادا کرتا ہے، روزے پھر بھی پوری احتیاط سے رکھتا ہے، حج پھر بھی استطاعت پر کرتا ہے۔ گویا دنیوی مشاغل دین کی خدمت کے راستہ میں روک نہیں بنتے اور چونکہ دین کا پہلو مضبوط رہتا ہے اس لیے اسلام کہتا ہے کہ ہمیں تمہارے دنیا کمانے پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر مثلاً تبلیغ کا وقت آجائے اور یہ فیصلہ کیا جائے کہ جماعت کا ہر فرد تبلیغ کے لیے وقت دے اور اُس وقت کوئی شخص یہ کہے کہ مَیں تبلیغ کے لیے وقت کس طرح دے سکتا ہوں مَیں اگر وقت دوں تو میری دکان کا نقصان ہوتا ہے تو اسلام کہے گا یہ تجارت تمہارے لیے جائز نہیں۔ یا اگر کوئی کارخانہ دار کہے کہ مَیں کس طرح تبلیغ کے لیے باہر جا سکتا ہوں مَیں اگر باہر جاؤں تو کارخانے کا تمام کام درہم برہم ہو جائے گا تو اسلام کہے گا ایسا کارخانہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے۔ پس مومن وہی ہیں کہ تجارت اور بیع اُن کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہیں روکتی، دین کے کاموں میں یہ چیزیں حائل نہیں بنتیں بلکہ جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز بلند ہوتی ہے ایک مومن تاجر، ایک مومن کارخانہ دار اور ایک مومن صنّاع اپنی تجارت اور اپنے کارخانہ اور اپنی صنعت کو چھوڑ کر اُس آواز کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے احکام کو پورا کرنے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۱۷؍ نومبر ۱۹۴۴ء خطبات محمود جلد ۲۵ صفحہ ۶۵۸، ۶۵۹)

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)

رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

فہرست مضامین

1 قرآنِ مجید

2 حدیثِ نبوی ﷺ

3 کلام الامام امام الکلام

4 انتخاب از فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

5 اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

6 عہدیداران کو نصائح
خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

13 سورۃ التکویر میں مذکور علامات اور موجودہ دور میں اُن کا ظہور

16 کتاب ’’نشان آسمانی‘‘ کا تعارف

17 مجلس انصار اللہ کینیڈا کے ۳۶ویں سالانہ اجتماع اور ۲۹ویں مجلس شوریٰ کا کامیاب انعقاد

19 نیشنل اجتماع مجلس انصار اللہ کینیڈا 2023ء میں پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار

20 رپورٹ سائیکل سفر ٹورنٹو ویسٹ ریجن

21 حصول صحت کے لیے بہترین مشاغل

24 زاویة العرب

قرآن مجید

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۹﴾

یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

﴿سورۃ النساء: آیت 59﴾

اس آیت کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل برطبق آیت إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے.... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی۔“

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 161،162)

حدیثِ نبوی ﷺ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰه عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ "يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَكَفِّرْ يَمِيْنَكَ، وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ".

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الإِمَارَةَ أَعَانَهُ الله۔ حدیث نمبر ۷۱۴۶)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن حکومت کی درخواست نہ کرو کیونکہ اگر مانگنے پر تمہیں وہ دی گئی تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر بغیر مانگنے کے تمہیں وہ دی گئی تو اس کے سرانجام دینے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر تم کوئی قسم کھا بیٹھو پھر تم اس کے سوا کسی اور بات کو اس سے بہتر دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہی بات کرو جو بہتر ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِىَ اللّٰه عَنْهُ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلاَنِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. وَقَالَ الآخَرُ مِثْلَهُ. فَقَالَ "إِنَّا لاَ نُوَلِّي هَذَا مَنْ سَأَلَهُ، وَلاَ مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ"

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الإِمَارَةِ۔ حدیث نمبر ۷۱۴۹)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میری قوم میں سے دو شخص نبی ﷺ کے پاس گئے اور اُن دو آدمیوں میں سے ایک نے کہا: یارسول اللہ! ہمیں بھی امیر بنائیں اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا تو آپؐ نے فرمایا: ہم اس امارت پر اس کو مقرر نہیں کیا کرتے جو اِس کی درخواست کرے اور نہ اُس کی حرص کرے۔
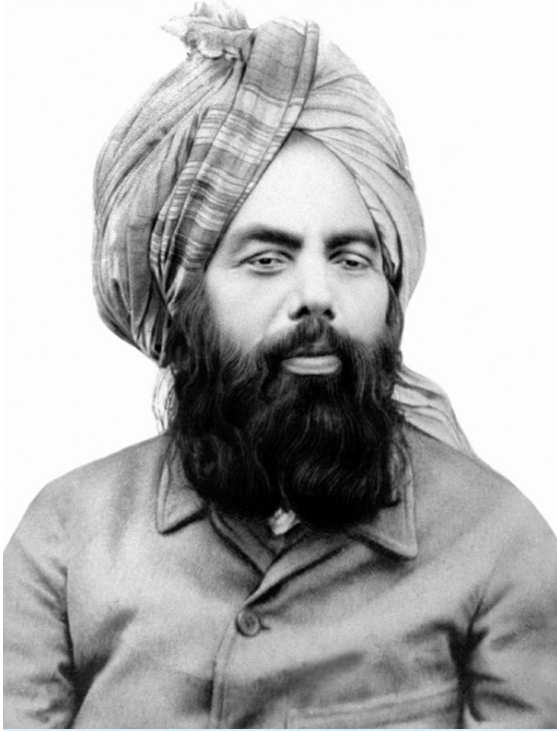
کلام الامام امام الکلام

’’یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمال صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ﴿﴾ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:3،4) یعنی جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا اور بڑا رحیم کریم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اُسے ہر ذلّت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتّقا کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے، ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے ..... اصل یہ ہے کہ اُن کا تقویٰ یا اُن کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے، لوگوں کے متقی اور ریّا کار انسان ہوتے ہیں سو اُن پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 181، 182)

انتخاب از فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
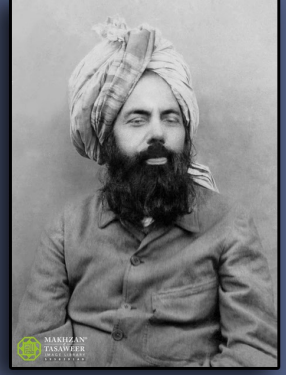
عیش دنیائے دولِ دے چنداست	آخرش کار با خداوند ست

اس ذلیل دنیا کا عیش چند روزہ ہے بالآخر خدا تعالیٰ سے ہی کام پڑتا ہے۔

ایں سرائے زوال و موت و فناست | ہر کہ نشست اندریں برخاست

یہ دنیا زوال موت اور فنا کی سرائے ہے جو بھی یہاں رہا وہ آخر رخصت ہوا۔

یکدمے رَو بسوئے گورستاں | واز خموشانِ آں بہ پرس نشاں

تھوڑی دیر کے لیے قبرستان میں جا اور وہاں کے مُردوں سے حال پوچھ۔

کہ مآلِ حیاتِ دنیا چیست | ہر کہ پیدا شدست تا کے زیست

کہ دنیاوی زندگی کا انجام کیا ہے اور جو پیدا ہوا وہ کب تک جیا ہے۔

ترک کُن کین و کبر و ناز و دلال | تا نہ کارت کشد بسوئے ضلال

کینہ، تکبر، فخر اور ناز چھوڑ دے تا کہ تیرا خاتمہ گمراہی پر نہ ہو۔

چوں ازیں کارگہ بہ بندی بار | باز نائی دریں بلاد و دیار

جب تو اس دنیا سے اپنا سامان باندھ لے گا تو پھر ان شہروں اور ملکوں میں واپس نہیں آئے گا۔

اے زدیں بے خبر بخور غمِ دیں | کہ نجاتت معلق ست بدیں

اے دین سے بے خبر! دین کا غم کھا کیونکہ تیری نجات دین سے ہی وابستہ ہے۔

ایں جہان ست مثلِ مردارے | چوں سگے ہر طرف طلب گارے

یہ دنیا تو مردار کی طرح ہے اور اُس کے طلبگار کتوں کی طرح اُسے چمٹے ہوئے ہیں۔

خنک آں مرد کو ازیں مردار | روئے آرد بسوئے آں دادار

وہ شخص خوش قسمت ہے جو اس مُردار سے بچ کر اپنا منہ خدا کی طرف پھیرتا ہے۔

دولت عمر دمبدم بزوال | تو پریشاں بفکر دولت و مال

عمر کی دولت ہر گھڑی گھاٹے میں ہے لیکن تو مال و دولت کی فکر میں پریشاں ہے۔

ہست آخر بآں خدا کارت | نہ تو یارِ کسے نہ کس یارت

آخر اُسی خدا سے تجھے کام پڑے گا (ورنہ) نہ تو تُو کسی کا یار ہے اور نہ کوئی تیرا یار ہے۔

قدمِ خود بنہ بخوفِ اتم | تا روی از جہاں بصدقِ قدم

اپنا قدم نہایت خوف کے ساتھ رکھ تا کہ تو اس دنیا سے صدقِ قدم کے ساتھ جائے۔

تا خدا ات محبّ خود سازد | نظر لطف بر تو اندازد

تا کہ خدا تجھے اپنا دوست بنالے اور تجھ پر مہربانی کی نظر ڈالے۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد نمبر 1 ۔ ترجمہ از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ)

”ہم قرآن کریم کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔“

پھر ایک اور بات جو معاشرے کے لیے، امن کے لیے ضروری ہے اس کا مَیں یہاں ذکر کر دوں۔ پہلے ہی ذکر آنا چاہیے تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿الانعام:55﴾ اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہا کر تم پر سلام ہو، تمہارے لیے تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت فرض کر دی ہے۔ یعنی یہ کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے بدی کا ارتکاب کرے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو یاد رکھے کہ وہ (یعنی اللہ) یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ خوبصورت تعلیم ہے جو معاشرے کا حسن بڑھاتی ہے۔ جب سلامتی کے پیغام ایک دوسرے کو بھیج رہے ہوں گے تو آپس کی رنجشیں اور شکوے اور دُوریاں خود بخود ختم ہو جائیں گی اور ہو جانی چاہییں۔ بھائی بھائی جو آپس میں لڑے ہوئے ہیں، ناراضگیاں ہیں، اُن میں صلح قائم ہو جائے گی۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں اور قرآن کریم پر ہمارا پورا ایمان ہے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو پھر قرآن تو کہتا ہے کہ سلامتی بھیجو، ایک دوسرے پر سلامتی بھیجو اور یہاں بعض جگہ پر ناراضگیوں کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔

پس غور کرنا چاہیے اور اپنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو قرآن کریم کی اعلیٰ تعلیم اور احکامات ہیں ان کو قربان نہیں کرنا چاہیے۔ پس ہر احمدی کو قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ کوئی پہلو ایسا نہیں جس کا اس نے احاطہ نہ کیا ہو۔ پس معاشرے کے امن کے لیے بھی، اپنی روحانی ترقی کے لیے بھی، خدا کا قرب پانے کے لیے بھی انتہائی ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم باقاعدہ تلاوت کرنے والے اور اس پر غور کرنے والے ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4؍ستمبر 2009ء بحوالہ اخبار بدر 10؍دسمبر 2009ء)

عہدیداران کو نصائح

خطبہ جمعہ بیان فرمودہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 18؍اگست 2023ء بمطابق 18؍ظہور 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

عہدیداروں کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد جو امانتیں کر دی ہیں ان کا حق ادا کریں

ہر عہدیدار کو اپنے شعبے کی بہتری کے لیے کم از کم دو نفل بھی روزانہ پڑھنے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿﴾ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ﴿﴾ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ﴿﴾

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا (النساء:59) یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانت ان کے اہل کے سپرد کرو۔ پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عہدہ اور ایسا مقام جس میں لوگوں کے معاملات دیکھنے کا اختیار دیا گیا ہو یا لوگوں کو نگران مقرر کیا گیا ہو تو یہ بھی ایک امانت ہے۔

پس اس لحاظ سے ہمارے جماعتی نظام میں بھی ہر عہدہ یا کوئی خدمت جس پر کسی کو مامور کیا جاتا ہے امانت ہیں۔ ہماری جماعت میں جماعتی نظام میں ہر سطح پر ہم اپنے عہدیدار منتخب کرتے ہیں۔ مقامی سطح سے لے کر مرکزی، ملکی سطح تک۔ اسی طرح مرکز میں ہیں پھر ذیلی تنظیموں میں اسی ترتیب سے مقرر کیے جاتے ہیں۔ مرکزی نظام ہے یا ذیلی تنظیم کا نظام ہے ہر جگہ نچلی سطح سے لے کر مرکزی سطح تک عہدیدار مقرر کیے جاتے ہیں اور عموماً یہ انتخاب کے ذریعے ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب تم یہ عہدیدار منتخب کرو تو ایسے لوگوں کو منتخب کرو جو بظاہر نظر یعنی تمہاری نظر میں اس کام کے لیے بہترین ہیں اور اپنے کام کی امانت کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

انتخاب کے وقت خویش پروری یا رشتے داری کا خیال نہیں رکھنا چاہیے۔ بعض دفعہ بعض عہدیدار مرکزی طور پر یا خلیفہ وقت کی طرف سے براہ راست بھی مقرر کر دیے جاتے ہیں اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ غور کر کے جو بہترین شخص اس کام کے لیے میسر ہو اسے مقرر کیا جائے لیکن بعض دفعہ اندازے کی غلطی بھی ہو سکتی ہے یا عہدے حاصل کرنے کے بعد لوگوں کے مزاج بدل جاتے ہیں اور جو عاجزی اور محنت سے اور انصاف سے کام کرنے

کی روح ایک عہدیدار میں ہونی چاہیے وہ نہیں رہتی۔ تو پھر ایسے شخص کے رویّے کی ذمے داری اسی پر ہو گی نہ کہ منتخب کرنے والے پر۔ بہر حال ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اپنے میں سے بہترین لوگ منتخب کریں اور دعا کر کے منتخب کریں۔

کبھی عہدے کی خواہش کر کے عہدہ لینے کی کوشش نہیں ہونی چاہیے۔ ہاں خدمت دین کا شوق ضرور ہونا چاہیے:

بہر حال عام طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ جو شخص کسی کام کے لیے مقرر کیا جا رہا ہے وہ ایسا نہ ہو جو آگے بڑھ بڑھ کر صرف اس لیے آ رہا ہے کہ میں عہدیدار بن جاؤں۔ اگر بعض دفعہ ایسے شخص کا نام جماعت کے افراد کی طرف سے کسی عہدے کے لیے تجویز ہو کر آ بھی جائے تو مرکز کو یا خلیفہ وقت کو اگر اس کے حالات کا پتا ہو تو اسے کام نہیں دیا جاتا اور یہ بات عین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہے۔ ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو دو شخص آئے اور کہا کہ ہمیں فلاں کام سپرد کر دیا جائے، ہم اس کے اہل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو میں کسی کام کے لیے مقرر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو خواہش کر کے خود کام اپنے سر پر لے اس کی پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی۔ اس کے کام میں برکت نہیں پڑتی۔ اس لیے کبھی عہدے کی خواہش کر کے عہدہ لینے کی کوشش نہیں ہونی چاہیے۔ ہاں خدمت دین کا شوق ضرور ہونا چاہیے۔ مجھے موقع ملے میں خدمت دین کروں اور یہ خدمت کسی بھی رنگ میں ملے اسے بجالانے کے لیے بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ پس عہدے کی خواہش کرنا، کسی کام کا نگران بن کر اسے کرنے کی خواہش کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔ ہاں خدمت کا جذبہ ہونا چاہیے چاہے وہ کسی بھی رنگ میں ہو، یہ پسندیدہ امر ہے۔ پس یہ باتیں منتخب کرنے والوں کو بھی ہمیشہ سامنے رکھنی چاہئیں۔ قرآن کریم کے حکم کو اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے کہ تمہاری نظر میں دعا کے بعد جو اہل ترین لوگ ہیں کسی خدمت کے لیے، انہیں منتخب کرو۔ اور دوسرے یہ کہ اگر کوئی کسی عہدے کے لیے خواہش رکھتا ہو تو جماعتی نظام میں اور ہر انتخابی فورم میں اس کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے اور منتخب کرنے والے کو انصاف سے اپنا انتخاب کرنے کا حق استعمال کرنا چاہیے۔

جو بھی مجلسِ انتخاب کے ممبر بنیں وہ دعا کے بعد اور انصاف سے اپنی نظر میں بہترین شخص کی سفارش خلیفہ ٔوقت کو پیش کریں۔

عموماً انتخاب کا یہ طریق ہے کہ ملکی مرکزی سطح پر عہدیداران کے منتخب کرنے کی رائے انتخاب کے نتائج کے ساتھ خلیفہ ٔوقت کو پیش کی جاتی ہے اور خلیفہ ٔوقت کو اختیار ہے کہ وہ چاہے کثرتِ رائے سے پیش کیے ہوئے نام کو منتخب کرے یا کسی کم ووٹ حاصل کرنے والے کو منتخب کرے۔ بعض دفعہ اس شخص کے بارے میں بعض معلومات اور بعض ایسے حالات کا مرکز اور خلیفہ وقت کو علم ہوتا ہے اور عام آدمی کو نہیں ہوتا۔ تو بہر حال یہ ضروری نہیں ہے کہ کثرتِ رائے والے کو ضرور منتخب کیا جائے۔ اسی طرح ملکی جماعتوں کے جو انتخاب ہیں ان میں حسبِ قواعد بعض کی منظوری مقامی مرکزی انتظامیہ دے دیتی ہے اور اگر کوئی تبدیلی کرنی ہو تو خلیفہ ٔوقت سے پوچھ لیتے ہیں۔ کوشش تو بہر حال یہ کی جاتی ہے کہ جس حد تک ممکن ہو اچھے کام کرنے والے عہدیدار میسر آئیں لیکن بعض جگہ جس قسم کے لوگ میسر ہیں ان میں سے ہی منتخب کرنے پڑتے ہیں لیکن یہاں پھر چننے والوں کو، منتخب کرنے والوں کو خیال رکھنا چاہیے کہ امانت کا اپنی استعدادوں کے مطابق بہترین رنگ میں حق ادا کرنے والے لوگ منتخب ہوں اور کبھی کسی خواہش کرنے والے کو یا دوستی کی وجہ سے یا رشتے داری کی وجہ سے یا یہ دیکھ کر رائے نہیں دینی چاہیے کہ اکثر ہاتھ کسی شخص کے لیے کھڑے ہوئے ہیں تو میں بھی اپنا ہاتھ کھڑا کر دوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نفی ہے اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی نفی ہے۔ گو جماعتی مرکزی نظام کے انتخابات تو اس سال نہیں ہونے، ہو چکے ہیں لیکن ذیلی تنظیموں کے انتخابات ہونے ہیں بعض جگہ انصار کے، خدام کے، لجنہ کے، تو ان تنظیموں کے ممبران کو چاہیے کہ جو بھی مجلسِ انتخاب کے ممبر بنیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنا رائے دہی کا حق استعمال کریں اور دعا کے بعد اور انصاف سے اپنی نظر میں بہترین شخص کی سفارش خلیفہ ٔوقت کو پیش کریں۔ اگر ہم انصاف کے ساتھ اپنے اس فریضے کو سرانجام دینے والے بن جائیں گے تو تبھی جماعتی ترقی میں ہمارا کردار مثبت ہو گا اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی میں عہدیداروں کو بھی ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ بیشک جماعتی عہدیدار منتخب ہو چکے ہیں لیکن انہیں ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیے اور ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خدمت کا موقع دیا ہے تو اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں ہر قسم کے ذاتی مفاد سے بالا ہو کر اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سرانجام دینا چاہیے۔

عہدیداران اپنے اندر عاجزی پیدا کریں اور جو ذمے داری دی گئی ہے اسے اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے کی کوشش کریں:

بعض عہدیداروں کے متعلق شکایات آتی ہیں کہ ان کے رویّوں میں عاجزی نہیں ہوتی اور ایسا اظہار ہوتا ہے جیسے اس عہدے کے بعد وہ کوئی غیر معمولی شخصیت بن گئے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ فرعونیت پیدا ہو گئی لیکن بہر حال اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ خاص طور پر جن عہدیداروں کو نامزد کیا جاتا ہے اور وہ واقف زندگی بھی ہیں ان میں اگر یہ بات

پیدا ہو تو یہ بالکل قابلِ برداشت نہیں۔ بعض واقفین زندگی کو جنرل سیکرٹری بنایا گیا تو ان کے بارے میں شکایت ہے کہ بڑا متکبرانہ رویہ ہے۔ سلام تک کا جواب نہیں دیتے۔ ایسے رویے دکھانے والے اپنی اصلاح کریں اور اللہ تعالیٰ نے جو خدمت کا موقع دیا ہے تو زمین پر جھکیں اور ہر بچے بڑے سے پیار اور عاجزی سے ملیں۔ آپ کو مقرر کیا گیا ہے کہ افرادِ جماعت کی خدمت کریں نہ یہ کہ ان پر کسی قسم کی افسر شاہی کا رعب ڈالیں۔

پھر بعض ایسے ہیں جو اپنے کام بھی صحیح طرح سرانجام نہیں دیتے۔ یہاں میری طرف سے بھی بعض معاملات رپورٹ کے لیے جاتے ہیں تو ان کی دراز میں پڑے رہتے ہیں جب تک یاد دہانی نہ کراؤ، بار بار نہ پوچھو اور چھ مہینے سال بعد پھر ایک معافی نامہ لکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے سے غلطی ہوگئی۔ ہم ان پر بروقت کارروائی نہیں کر سکے۔ اگر مرکز کے خطوط کے ساتھ، خلیفہ وقت کے خطوں کے ساتھ ان کا یہ سلوک ہے اور یہ رویہ ہے تو پھر عام فردِ جماعت کے متعلق ان سے کس طرح توقع کی جا سکتی ہے کہ نیک سلوک کرتے ہوں گے۔ ان لوگوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے ورنہ ان کو خدمت سے فارغ کر دیا جائے گا۔

عہدیداران کو بعض اَور ذمہ داریوں کی طرف بھی میں توجہ دلانا چاہوں گا۔ ایک تو یہی کہ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں اور جو ذمے داری دی گئی ہے اسے اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ہر وقت یہ ذہن میں رہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے اوپر نگران ہے۔ وہ ہماری ہر حرکت دیکھ رہا ہے۔ کوئی عہدہ ملنے کے بعد ہم ہر قسم کی بندشوں سے آزاد نہیں ہو گئے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے زیادہ آ گئے ہیں۔ لوگوں نے ہمیں منتخب کیا ہے، ہم پر اعتماد کر کے خلیفہ وقت نے ہمیں اس خدمت کے لیے منظور کیا ہے تو ہمیں اس اعتماد کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے اور اپنی تمام تر صلاحیتیں اس خدمت کو بہترین رنگ میں ادا کرنے کے لیے صرف کرنی ہیں۔ یہ سوچ ہوگی تو تبھی صحیح کام کرنے کی روح بھی پیدا ہوگی اور افراد جماعت کا بھی تعاون رہے گا۔ اکثر عہدیدار جو شکایت کرتے ہیں کہ بعض شعبوں میں افراد جماعت تعاون نہیں کرتے بیشک یہ افراد کی بھی ذمہ داری ہے کہ جن لوگوں کو انہوں نے خود خدمت کے لیے چنا ہے ان سے تعاون بھی کریں۔

عہدیداران کا کام ہے کہ اپنی بہترین مثالیں لوگوں کے سامنے قائم کریں:

لیکن ساتھ ہی عہدیداران کا بھی کام ہے کہ اپنی بہترین مثالیں لوگوں کے سامنے قائم کریں۔ اب ایک عہدیدار کی رپورٹ ملی کہ وہ اپنی آمد پر صحیح چندہ نہیں دیتا اور نہ ہی کم شرح سے چندہ ادا کرنے کی اجازت لینی چاہتا ہے تو ایسا شخص پھر دوسروں کے لیے کیا نمونہ پیش کرے گا؟ دوسروں کو کس طرح کہے گا کہ مالی قربانی کرو؟ پس اپنے ذاتی نمونے بہت ضروری ہیں۔ بہت زیادہ استغفار کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک سیکرٹری تربیت خود پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتا تو دوسروں کو کس طرح تلقین کر سکتا ہے کہ نمازوں کی طرف توجہ دو۔ اسی طرح ایک واقف زندگی اور مربی خود نوافل ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہا تو افراد جماعت کو وہ کس طرح نصیحت کر سکتا ہے کہ عبادتوں کی طرف توجہ کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرف تو ہماری توجہ دلائی ہے کہ غیر احمدی مولوی نصیحت کرتا ہے لیکن اس کے عمل اس کی نصیحت کے مطابق نہیں ہیں اس لیے اس کی باتوں کا اثر نہیں ہوتا۔

ہر عہدیدار کو اپنے شعبے کی بہتری کے لیے کم از کم دو نفل بھی روزانہ پڑھنے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔

پس ہمارے لیے تو ہر لحہ بڑی فکر سے گزارنے کی ضرورت ہے۔ ہر قدم بڑا پھونک کر اٹھانے کی ضرورت ہے۔ جب یہ ہو گا تب ہی ہم اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ سیکرٹریان تربیت اگر اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے پیار اور محبت کے ساتھ جماعت کی تربیت کریں تو افرادِ جماعت میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔

ہر عہدیدار کو اپنے شعبے کی بہتری کے لیے کم از کم دو نفل بھی روزانہ پڑھنے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔ اگر تربیت کا شعبہ فعال ہو جائے تو باقی شعبے خود بخود میرے اندازے کے مطابق کم از کم ستر فیصد تک بہتر رنگ میں کام کرنا شروع کر دیں گے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ عہدیداروں نے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں اور خاص طور پر امرائے جماعت نے، صدران جماعت نے اور خصوصاً سیکرٹریان تربیت نے، باقی نے بھی کرنے ہیں، یہ نہیں کہ باقی نہ بھی کریں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرا ان عہدیداروں کو خاص توجہ دلانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ باقی نہ بھی کریں تو فرق نہیں پڑتا۔ ہر ایک کرے گا تبھی جماعتی ترقی صحیح طرح ہوگی۔ اگر اپنے نمونے نہ دکھائیں تو یہ نہیں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بہت فرق پڑتا ہے۔ ہر عہدیدار کے عمل کا فرق پڑتا ہے۔ اگر سیکرٹری مال خود اپنے چندے احتیاط سے ادا نہیں کر رہا تو دوسروں کو کیا کہے گا، جیسا کہ میں نے بتایا اور پھر اس

کے کہنے میں کیا برکت ہو گی؟ اگر تبلیغ کا سیکرٹری تبلیغ کا حق ادا ہی نہیں کر رہا تو افراد جماعت کو کس طرح تبلیغ کے لیے متحرک کرے گا؟ پس ہر شعبہ اہم ہے۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں کے صدران کے عہدے ہیں اور باقی عاملہ ممبران کے عہدے اہم ہیں۔ ذیلی تنظیموں میں بھی ہر سطح پر اپنے آپ کو فعال کرنا ہو گا۔

بعض جگہ صدر لجنہ کے بارے میں شکایت آتی ہے کہ ان کے رویے ٹھیک نہیں ہیں بعض کے نومبائعات کے ساتھ رویے ٹھیک نہیں ہیں۔ ان کو کھینچنے کے بجائے ان کو دوڑانے کا باعث بن رہی ہیں۔ ان نومبائعات کو بڑے غلط طریقے سے کہا جاتا ہے کہ ہم تمہاری اصلاح کریں گے جبکہ میرے نزدیک خود ایسی صدر لجنہ کی اصلاح ہونی چاہیے اور یہ اس لیے ہوتا ہے کہ چند لوگوں کے پاس عہدے مستقل چلتے رہتے ہیں۔ ممبرات لجنہ بھی اپنے انتخاب میں نہیں دیکھتیں کہ کون اہل ہے اور کون نہیں ہے جس کے نتیجے میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پھر شکایات آتی ہیں اور جب خرابیاں پیدا ہوں تو اَور لوگوں کے ایمان کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اگر منتخب کرنے والیاں خود اپنا حق رائے دہی انصاف سے اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے ادا نہیں کر رہیں تو پھر شکایت بھی نہیں ہونی چاہیے۔ پس انتخابات کے وقت امانتوں کے اہل کو منتخب کریں تو شکایات ختم ہوں گی ورنہ ہم اپنی اصلاح نہیں کر سکتے۔

ہر عہدیدار کو اپنی ڈیوٹی ایک عام کارکن بن کر دینی چاہیے

عہدیداروں سے میں یہ بھی کہوں گا کہ وہ سٹیجوں پر بیٹھنے کے لیے نہیں ہیں۔ ہر عہدیدار کو اپنی ڈیوٹی ایک عام کارکن بن کر دینی چاہیے۔ ایک نومبائعہ خاتون نے مجھ سے ذکر کیا۔ اس جلسے پہ باہر سے آئی ہوئی خاتون تھی کہ یہاں جلسے پر ایک بات نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں نے دیکھا کہ صدر لجنہ ڈسپلن کی ڈیوٹی والی لڑکیوں کے ساتھ ڈیوٹی دے رہی تھی۔ یہ تو بہرحال اس صدر کا فرض تھا۔ یہ کوئی غیر معمولی کام نہیں جو اس نے کیا۔ اگر ڈیوٹی نہ دے رہی ہو اور ہر جگہ پر نگرانی نہ کر رہی ہو تو تب وہ قصوروار ہے۔ اگر صدر خود اس طرح ڈیوٹی نہ دے یا چیک نہ کرے تو وہ اپنی امانت کا حق ادا نہیں کر رہی لیکن بہرحال جو اپنی امانت کا حق ادا کرنے والے عہدیدار ہیں وہ دوسروں کی اصلاح کا بھی باعث بنتے ہیں اور لجنہ میں بنتی ہیں۔ پس یہ سوچ ہے جو ہمارے ہر عہدیدار میں ہونی چاہیے کہ قوم کے سردار اس کے خادم ہیں۔ یہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے۔

اسی طرح عام حالات میں بھی ہر عہدیدار کا یہ بھی کام ہے کہ افرادِ جماعت سے ذاتی رابطہ رکھ کر ان سے ذاتی تعلق بڑھائیں۔ ان کی خوشی غمی میں شامل ہوں۔ ہر فرد جماعت کو یہ احساس پیدا کروائیں کہ نظامِ جماعت تو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا کرنے کے لیے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے کے لیے بنایا گیا ہے، نہ کہ کوئی افسر ہے یا کوئی ماتحت ہے۔ کوئی بڑا ہے یا کوئی چھوٹا ہے۔ ہم سب ایک ہیں۔ بھائی بھائی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش کر رہے ہیں۔ یہی سوچ ہے جو نظام جماعت کو ایک خوبصورت نظام بنا سکتی ہے اور یہی سوچ ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے بھی قریب کر سکتی ہے اور یہ سوچ نہ رکھنے اور اس کے خلاف عمل کرنے سے ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لینے والے ہوں گے۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔ پس یہ بہت بڑا انذار ہے، بڑے خوف کا مقام ہے، بڑی فکر والی بات ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ یہ لمبی روایت ہے اور جگہوں کا، نگرانوں کا بھی یہاں ذکر ہے لیکن جو اپنے متعلقہ ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔ فرمایا کہ امیر بھی نگران ہے۔ یعنی عہدیدار بھی۔ اس میں عہدیداران بھی شامل ہیں کہ وہ نگران ہیں اور ہر ایک سے اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ رعایا سے مراد وہ لوگ نہیں جن پر حکومت کی جاتی ہے بلکہ وہ لوگ ہیں جن کی مدد کرنے کی، ان کی اصلاح کی، ان کی بہتری کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ پس اسی حدیث میں مثال دی گئی ہے کہ خاوند اپنے گھر کا نگران ہے، عورت اپنے بچوں کی نگران ہے۔ تو حکومت کرنے کے لیے تو نگران نہیں۔ ان کی تربیت کے لیے، ان کی بہتری کے لیے منصوبے بنانے کے لیے، ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے نگران ہے۔ پس اگر یہ ذمہ داری ادا نہیں کر رہے تو آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق بہشت حرام ہو جاتی ہے۔ پس وہ لوگ جو نگران بنائے گئے ہیں، عہدیدار بنائے گئے ہیں اگر صحیح طرح کام سرانجام نہیں دے رہے اور اپنے علاقے میں صرف خلیفۂ وقت کے نمائندے، نام نہاد نمائندے بنے بیٹھے ہیں وہ خلیفہ وقت کو بھی بدنام کر رہے ہیں اور خلیفۂ وقت کو بھی گنہگار بنا رہے ہیں۔

جیسا کہ میں نے مثال دی تھی کہ رپورٹیں مہینوں نہیں بھیجتے۔ اب ایسے لوگوں کے بارے میں میرے پاس اس کے علاوہ اَور کوئی حل نہیں کہ اگر حقیقت میں وہ اپنی اصلاح نہیں کرتے تو ان کو خدمت سے فارغ کر دیا جائے اور میں پھر ان کے گناہوں میں شامل نہ ہوں۔ پس میں بھی اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ یہ لوگ بھی استغفار کریں اور اپنی اصلاح کریں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ خلافت احمدیہ کو ہمیشہ ایسے سلطان نصیر عطا ہوں جو اپنی ذمہ داریوں کو

سمجھتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیں نہ یہ کہ صرف عہدہ لینے کے لیے عہدے سنبھالے ہوں۔ یہ بھی ایک بہت توجہ طلب بات ہے جس کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کا ذمے دار ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات اور مقاصد پوری نہیں کرے گا جب تک وہ لوگوں کی ضروریات پوری نہ کرے۔

عہدیداران کا لوگوں کی بہتری کے لیے منصوبہ بندی کرنا اور پھر اس پر عمل درآمد کروانا انتہائی ضروری امر ہے

پس جہاں یہ ذمے داری خلیفہ وقت کی ہے وہاں ان تمام عہدیداروں کی بھی ہے جو خلیفہ وقت کے اپنی اپنی جماعتوں میں نمائندے ہیں اور یہ عہدیداروں پر بہت بڑی ذمے داری ہے۔ صرف عاملہ کے اجلاسوں میں اپنی رائے دے کر اور میٹنگز میں شامل ہو کر سمجھ لینا کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے یہ کافی نہیں ہے۔ لوگوں کی بہتری کے لیے منصوبہ بندی کرنا اور پھر اس پر عمل درآمد کروانا انتہائی ضروری امر ہے۔ اور جو وسائل ہمارے پاس ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کا جو بہترین حل ہو سکتا ہے وہ ہمیں نکالنا چاہیے۔ اس کے لیے دنیاوی ضروریات پوری کرنے کے لیے شعبہ امورِ عامہ بھی ہے اور شعبہ صنعت و تجارت ہے اور اس طرح ذیلی تنظیموں کو اس کے لیے اپنا فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ بیشک ہمارے پاس وسائل کم ہیں لیکن جو ہیں ان کا بہترین استعمال صحیح منصوبہ بندی سے بہت سوں کی مدد کر سکتا ہے۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے لیے وسیع منصوبہ بندی

ایک شعبہ جو آجکل تقریباً تمام جماعتوں کے لیے ایک چیلنج بنا ہوا ہے وہ رشتہ ناطہ کا شعبہ ہے۔ اس کے لیے بہت وسیع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ جماعتی نظام کو بھی، ذیلی تنظیموں کے نظاموں کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر یہ کام کرنا ہو گا۔ یہاں پھر جماعتی بھی اور ذیلی تنظیموں کے بھی شعبہ تربیت کو بہت فعال کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر اسی شعبے کی طرف بات پلٹ جاتی ہے۔ اگر ہمارے نوجوانوں کی صحیح تربیت ہو تو ہم آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ رشتے کے معاملے میں دولت، خاندان اور خوبصورتی کی بجائے دین کو فوقیت دو۔ اگر یہ ہماری ترجیح ہو جائے گی تو پھر لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی اپنی دینی حالتوں کو بہتر کرنے اور خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کو ترجیح دیں گے اور اس طرح ہم اپنی اگلی نسل کو محفوظ کر سکیں گے ورنہ آجکل دجال جو چالیں چل رہا ہے اس سے معمولی کوششوں سے بچنا بہت مشکل ہے۔ اس کے لیے تو بہت وسیع منصوبہ بندی کرنی ہو گی۔ پس ہر عہدیدار کو پہلے اپنے گھر کی اصلاح کی ضرورت ہے، پھر جماعت میں اس بات کی طرف بہت توجہ دلانے کی ضرورت ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ہمارا عہد صرف عہد ہی نہ ہو بلکہ ہم میں سے ہر ایک اس کی عملی شکل بن جائے۔ جب یہ ہو گا تبھی ہم دجال کا مقابلہ کر سکیں گے۔ اپنی نسلوں کو بچا سکیں گے۔ اپنے عہدوں کی بھی حفاظت کر سکیں گے، ان کا حق ادا کر سکیں گے اور اپنی امانتوں کا بھی حق ادا کر سکیں گے۔ پس دنیا کی تمام جماعتوں کی ملکی اور مقامی عاملہ اور اسی طرح ذیلی تنظیموں کو اس بارے میں بہت سوچ و بچار اور ایک لائحہ عمل کی ضرورت ہے تا کہ اپنی امانتوں کا حق ادا کر سکیں۔

جماعت میں معاشی استحکام پیدا کرنے کے لیے پروگرام بنانا، افراد جماعت کو ملازمت اور دیگر ذرائع روزگار کے لیے راہنمائی اور مدد کرنا، خدمتِ خلق کے کاموں کو سرانجام دینا، پیار اور محبت سے سمجھا کر تنازعات کو ختم کروانا امورِ عامہ کا کام ہے۔

جیسا کہ میں نے امورِ عامہ کے کام کی مختصراً تھوڑی سی مثال دی تھی۔ ہمارے نظام میں امورِ عامہ کا بھی ایک شعبہ ہے اور یہ شعبہ بھی بہت اہم سمجھا جاتا ہے اور ہے بھی لیکن عموماً یہ تاثر پیدا ہو گیا ہے کہ اس شعبے کے کام لوگوں کو سزائیں دلوانا یا سختی سے لوگوں کو تنبیہ کرنا ہے۔ امورِ عامہ کے شعبے میں کام کرنے والے لوگوں کو دنیا میں ہر جگہ پتہ ہونا چاہیے کہ ان کا صرف اتنا کام نہیں ہے۔ یہ تو کام کا ایک حصہ ہے اور سختی سے تنبیہ کرنا تو بہرحال ان کا کام نہیں ہے۔ جب کوئی حل نہ ہو تو یہ ایک انتہا ہوتی ہے جہاں سزا کے طور پر سفارش کی جاتی ہے۔ یہاں پھر میں یہی کہوں گا کہ اگر شعبہ تربیت فعال ہے تو امورِ عامہ کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں جو افراد جماعت کے آپس کے جھگڑوں سے تعلق رکھتے ہیں یا افراد جماعت کے غلط کاموں میں ملوّث ہونے سے تعلق رکھتے ہیں یا مخالفین کے کسی ذریعہ سے یا کمزور ایمان والوں کے ذریعہ سے جماعت میں بے چینی پیدا کرنے کی جو کوشش ہوتی ہے اس سے تعلق رکھتے ہیں۔

اور بعض جگہ تربیت کے شعبے نے افراد جماعت کے ساتھ ایک خاص تعلق پیدا کر کے اس بارے میں کوشش بھی کی ہے تو جہاں لوگوں کی شکایات اس کوشش سے دور ہوئیں اور نظام سے بدظنی دور ہوئی وہاں انہوں نے جماعتی فیصلوں کا احترام بھی کیا اور اسے احترام سے قبول بھی کیا اور پھر مخالفین کی جو منافقین یا بدظن افراد سے فائدہ اٹھانے کی کوششیں تھیں وہ بھی ناکام ہوئیں۔ پس شعبہ تربیت اور امورِ عامہ کو بعض معاملات میں مل کر کام کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا امورِ عامہ کا کام تو بہت وسیع ہے۔ جماعت میں معاشی استحکام پیدا کرنے کے لیے پروگرام بنانا ان کا کام ہے۔ افراد جماعت کو ملازمت اور دیگر ذرائع روزگار کے لیے راہنمائی اور مدد کرنا ان کا کام ہے۔ خدمتِ خلق کے کاموں کو سرانجام دینا ان کا کام ہے۔ پیار اور محبت سے سمجھا کر تنازعات کو ختم کروانا ان کا کام ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن قضائی معاملات میں امورِ عامہ کا بہرحال دخل نہیں ہے کہ فیصلہ کرنا شروع کر

دیں۔ ہاں قضا کے فیصلوں کی تنفیذ کروانا ان کا کام ہے لیکن اس میں فیصلہ کے بعد اگر کوئی فریق اس کی تعمیل کرنے میں لیت و لعل سے کام لے رہا ہے تو امورِ عامہ کے شعبے کا کام ہے کہ اسے آرام سے سمجھائیں کہ اس پر عمل نہ کر کے کیوں اپنا دین برباد کرتے ہو۔ تھوڑے سے دنیاوی مفاد کی خاطر کیوں اپنا دین برباد کرتے ہو۔ اور پھر ایسے لوگ میرا وقت بھی ضائع کرتے ہیں۔ یہ بار بار مجھے لکھتے رہتے ہیں حالانکہ خود غلطی پہ ہوتے ہیں۔ تو بہت سے لوگ سمجھ جاتے ہیں اگر ان کو سمجھایا جائے۔ بہرحال امورِ عامہ کا کام صرف سزائیں دلوانا نہیں ہے بلکہ ان سزاؤں سے لوگوں کو بچانا ہے اور اس کے لیے انہیں ہر ممکنہ کوشش کرنی چاہیے۔ اگر کہیں غلط کام ہوتا دیکھیں یا سمجھیں کہ اس سے جماعتی مفاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے تو فوراً شعبہ تربیت کو بھی ساتھ ملا کر اور مربیان کی مدد بھی حاصل کر کے جہاں وہ جماعتی مفاد کی حفاظت کریں گے وہاں لوگوں کے ایمان بچانے کی بھی کوشش کریں گے اور یہ کرنی چاہیے۔

عہدیداروں کے رویّے نظام کے بارہ میں بدظنیاں پیدا کرنے والے نہیں ہونے چاہئیں

بعض دفعہ عہدیداروں کے رویّے نظام کے بارے میں بدظنّیاں پیدا کر دیتے ہیں مثلاً یہ کہ اگر کسی نے اپنی ضرورت کے لیے خلیفہ وقت کو درخواست دی ہے تو صدر جماعت یا امیر جماعت یا امورِ عامہ یا اگر کسی خاص شعبے سے متعلق ہے تو اس کے کام کرنے والے اس شخص سے سختی کرتے ہیں کہ ہمارے ذریعے سے کیوں نہیں درخواست دی۔ اور معاملہ لٹک جاتا ہے بجائے اس کے کہ اگر مرکز سے ان کو رپورٹ کے لیے کہا گیا ہے تو فوری رپورٹ بھجوائیں۔ پھر جب جواب نہیں جاتے تو اس شخص کو بدظنی پیدا ہو جاتی ہے اور براہ راست لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہماری درخواستیں نہیں پہنچتیں۔ جن درخواستوں پر جب لمبا عرصہ کارروائی نہیں ہوتی تو ان کو خاص طور پر بدظنی پیدا ہوتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کو ہماری درخواست پہنچی ہی نہیں ہے۔ ایسی بھی صورتحال ہو جاتی ہے۔ ایک طرف تو یہ کہ ہمارے سے کیوں نہیں پوچھا، دوسرے یہ کہ کیونکہ ہمارے سے پوچھا نہیں اس لیے اس پر کارروائی نہ کرو۔ اور پھر بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں خلیفۂ وقت پہ اور خلیفۂ وقت کے دفتر پہ۔ حالانکہ یہ سب غلط ہے۔ ہر خط یہاں پہنچتا ہے۔ جو یہاں آجائے وہ پڑھا بھی جاتا ہے، کھولا بھی جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس کو روک لیا جائے۔ اور ہر قسم کی درخواست متعلقہ جماعت کو رپورٹ کے لیے بھجوائی بھی جاتی ہے۔ تو بہرحال افرادِ جماعت کو میں بتادوں کہ جو بھی خط ان کا یہاں آتا ہے، یہاں پہنچ جائے تو وہ کھولا بھی جاتا ہے، پڑھا بھی جاتا ہے اور اس پر کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ متعلقہ جماعت کا شعبہ اس کے جواب میں دیر لگاتا ہے۔ تو ایسے عہدیداران کو خوف کرنا چاہیے کہ ان کے یہ عمل فردِ جماعت اور خلیفۂ وقت میں دوری پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ نظام کے بارے میں بدظنیاں پیدا کرنے والے ہوتے ہیں اور اس طرح وہ متعلقہ عہدیدار گنہگار بن رہا ہوتا ہے۔ کسی کے ایمان سے کھیل کر وہ اپنے آپ کو گنہگار بنا رہا ہوتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو خوف کرنا چاہیے۔ ہر عہدیدار کو یہ سمجھنا چاہیے اور خاص طور پر جن کے سپرد افراد جماعت کی ضروریات کا خیال رکھنے کا کام ہے کہ اگر انہوں نے اپنے کام میں سستی دکھائی اور لوگوں کے حق ادا نہ کیے تو نہ صرف اپنی امانتوں میں خیانت کرنے والے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں بھی آنے والے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ جو امام، اس سے مراد ہر عہدیدار ہے، حاجت مندوں، ناداروں اور غریبوں کے لیے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کے لیے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ پس اگر کوئی ایسا سوچ رکھنے والا عہدیدار یا ان کے دفتر میں کام کرنے والے کارکن ہیں تو اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے میں جلدی کیا کریں یا کم از کم جلد رپورٹ دیا کریں، پھر مرکز کا کام ہے کہ جائزہ لے کر دیکھے کہ کس حد تک یہ حاجت پوری کی جاسکتی ہے لیکن جواب ہی نہ دینا اور درخواست کو ایک کونے میں رکھ دینا یہ بہت بڑا جرم ہے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔ ہر نیک کام کرنے کی طرف توجہ رکھیں۔

تو بہرحال افرادِ جماعت کو میں بتادوں کہ جو بھی خط ان کا یہاں آتا ہے، یہاں پہنچ جائے تو وہ کھولا بھی جاتا ہے، پڑھا بھی جاتا ہے اور اس پر کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

ہر عہدیدار کے لیے رہنما اصول ”آسانی پیدا کرنا، مشکلیں نہ پیدا کرنا، محبت و خوشی پھیلانا اور نفرت نہ پھیلنے دینا“

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کرو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو۔ یہ نیکی بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ابوموسیٰؓ اور معاذ بن جبلؓ کو یمن کے دو علیحدہ حصوں کی طرف والی مقرر کر کے بھیجا تو یہ نصیحت فرمائی کہ آسانی پیدا کرنا۔ مشکلیں نہ پیدا کرنا۔ محبت و خوشی پھیلانا اور نفرت

نہ پہنچنے دینا۔ پس یہ وہ نصیحت ہے جو ہر عہدیدار کو جو لوگوں سے زیادہ واسطہ رکھتا ہے، اپنے لیے راہنما اصول کے طور پر سامنے رکھنی چاہیے۔ پس یہی وہ طریق ہے جس سے عہدیدار جماعت کے افراد کی خدمت کا حق ادا کر سکتے ہیں اور ان کے ایمان کی حفاظت میں بھی کردار ادا کر سکتے ہیں اور جماعت کی اکائی کو قائم رکھنے میں بھی اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں اور اپنی امانتوں کے بھی حق ادا کر سکتے ہیں اور جب یہ ہو گا تو ایک ایسا حسین معاشرہ پیدا ہو گا جو صحیح اسلامی معاشرہ ہے اور جس کے قائم کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور ہم نے ان کو مان کر عہد بیعت کیا ہے۔

عہدیداروں کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد جو امانتیں کر دی ہیں ان کا حق خلیفہ وقت کا سلطان نصیر بنتے ہوئے ادا کریں۔

پس ہمیشہ عہدیدار یہ بات یاد رکھیں کہ افراد جماعت نے انہیں منتخب کیا ہے یا آئندہ کریں گے تو اس لیے کہ وہ اپنی امانتوں کا حق ادا کریں لیکن اگر انہوں نے اپنی سوچ کے ساتھ، منتخب کرنے والوں نے اپنی سوچ کے ساتھ انتخاب نہیں بھی کیا تو اب عہدیداروں کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد جو امانتیں کر دی ہیں ان کا حق ادا کریں اور اپنے فرائض نیک نیتی سے ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ادا کریں۔ خلیفہ وقت کا سلطان نصیر بنتے ہوئے ادا کریں۔ حتی الوسع لوگوں کے ایمانوں کی مضبوطی اور ان کو فائدہ پہنچانے کے لیے ادا کریں۔ اور جب یہ سوچ رکھیں گے اور اس سوچ کے ساتھ اپنے فرائض ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں بھی برکت ڈالے گا اور ہر موقع پر معین و مددگار بھی ہو گا۔ اگر یہ نہیں تو ہم تقویٰ سے دور ہٹنے والے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سے بھی خیانت کر رہے ہوں گے، خلیفہ وقت سے بھی خیانت کر رہے ہوں گے اور جن لوگوں نے اعتماد کیا تھا صحیح یا غلط ان کے ایمانوں کو بھی نقصان پہنچانے والے ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارے میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔'' پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: ''انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں۔ ایک حسنِ معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔'' امانتوں کے حق ادا کرنے میں کوئی عمل ضائع نہ ہو۔ ''...ایسا ہی لازم ہے'' فرمایا ''... ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں تقویٰ سے کام لے یہ حسن معاملہ ہے یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے۔'' پس ہر عہدیدار کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہم نے اپنے اندر روحانی خوبصورتی پیدا کرنی ہے۔ ہم خاص طور پہ عہدیدار سب سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان باتوں کے مخاطب ہیں۔ ہر احمدی تقویٰ پر چلنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتا ہے لیکن عہدیداروں اور وہ جن کے سپرد جماعتی خدمات ہیں وہ سب سے زیادہ اس بات کے مخاطب اور ذمہ دار ہیں کہ اپنے عہدوں اور امانتوں کی حفاظت کریں، جو ہمارے سپرد ذمہ داریاں ہیں انہیں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اگست 2023ء مطبوعہ از الفضل انٹرنیشنل 3/ستمبر 2023ء)

قرآں خدا نما ہے، خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

سورۃ التکویر میں مذکور علامات اور موجودہ دور میں اُن کا ظہور

عبدالشکور صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ وینکوور

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں احباب جماعت کو قرآن کریم کی صداقت کی طرف توجہ کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''بعض نوجوان اور جوانی میں قدم رکھنے والے بچے بھی پوچھتے ہیں.... کہ کس طرح ہمیں پتا چلے کہ اسلام سچا مذہب ہے اور آنحضرت ﷺ بھی سچے نبی ہیں.... یہاں کے ماحول نے ان پر یہ اثر ڈالنا شروع کر دیا ہے، ان کو شک پڑنا شروع ہو گیا ہے اسلام کی سچائی کے بارے میں.... والدین خود بھی قرآن کریم پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی دکھائیں، پیشگوئیاں دکھائیں کہ کس طرح یہ اسلام کی سچائی پر ایک دلیل ہیں۔ اسلام کی سچائی کے ثبوت تو ہزاروں ہیں پس اپنے علم کو بڑھانے کی ضرورت ہے، والدین کو بھی اور نوجوانوں کو بھی صرف سوال کر دینا کافی نہیں ہے، اگر سوال کرنا ہے تو خود علم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور اسی طرح جو ہماری تنظیمیں ہیں اُن کو بھی اس بارے میں بھی ان کو علم دینا چاہیے....''

(خطبہ جمعہ 22/ستمبر 2023ء مسجد مبارک ٹلفورڈ، اسلام آباد۔ یوکے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں قرآن حکیم کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے، یہ ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ تفسیر سے اخذ کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے آخری پارے میں موجود سورۃ التکویر میں اللہ تعالیٰ نے قربِ قیامت کے متعلق بعض علامات کا ذکر فرمایا ہے جن میں سے بعض یہ ہیں: وَاِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ۪ۙ وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۪ۙ وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۪ۙ وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۪ۙ وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۪ۙ ......وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۪ۙ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں اس سورت کی تفسیر کرتے ہوئے بڑی تفصیل سے ان علامات کے موجودہ دور میں حیرت انگیز طور پر پورا ہونے پر روشنی ڈالی ہے، حضورؓ کی بیان فرمودہ یہ تفاصیل پڑھنے کے قابل ہیں لیکن عدم گنجائش کی وجہ سے اس تفسیر میں سے بعض حصے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

وَاِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ [اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے]

''موجودہ زمانہ میں اس کثرت سے پہاڑ اُڑائے گئے ہیں کہ کوئی حد ہی نہیں رہی، شاید ہی

کوئی پہاڑ ایسا رہ گیا ہو جہاں سڑکیں اور رستے تیار نہ کر لیے گئے ہوں ورنہ ہر پہاڑ پر چلنے کے لیے راستے بن گئے ہیں۔ پہاڑ کے نیچے ڈائنامیٹ رکھ دیتے ہیں اور وہ فوراً ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے پھر لڑائیوں میں بھی کثرت سے پہاڑ اڑائے جاتے ہیں..... اسی طرح

بعض مشینیں ایسی ایجاد ہو چکی ہیں جو رستوں کو بالکل صاف کر دیتی ہیں پس ضمناً اس آیت میں بارود کی کثرت اور ایسی مشینری کی ایجاد کی طرف بھی اشارہ تھا جن سے پہاڑوں سے سڑکیں وغیرہ تیار ہو سکیں۔''

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ [اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی]

''یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ عرب میں سواری اور غذا دونوں چیزیں اونٹ سے وابستہ تھیں،

..... اس لحاظ سے دس ماہ کی گابھن اونٹنی بہت اعلیٰ خیال کی جاتی تھی .... لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ ایک زمانہ آنے والا ہے جب ایسی اونٹنیاں بیکار چھوڑ دی جائیں گی۔...لُغت کے لحاظ سے عَطَّلَ کے معنے یہ ہوئے کہ کسی چیز کو ضائع ہونے کے لیے چھوڑ دیا جائے اور اس سے کسی قسم کا واسطہ نہ رکھا جائے، اس لحاظ سے عُطِّلَتْ کے دو ہی معنے ہو سکتے ہیں(1) اونٹ کو بیکار کرنے والی سواریاں نکل آئیں گی جس سے ایسی اونٹنیوں کی قیمت بھی ..... گر جائے گی اور لوگ اُن کو چھوڑ دیں گے۔(2) یا یہ کہ اس قدر تیز سواریاں نکل آئیں گی کہ اُن کی وجہ سے ہر قسم کی غذائیں عرب میں پہنچنے لگیں گی اور اونٹ کے دودھ کی چنداں ضرورت نہ رہے گی.... ہم دیکھتے ہیں اس زمانہ میں یہ دونوں باتیں پوری ہو چکی ہیں۔''

وَإِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ [اور جب وحشی اکٹھے کیے جائیں گے]

''یہ بھی ایک زبردست پیشگوئی ہے جو موجودہ زمانہ میں پوری ہوئی۔ اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ایک زمانہ میں وحشی جانور جمع کئے جائیں گے چنانچہ دیکھ لو آج کل چڑیا گھروں میں جس قدر وحشی جانور اکٹھے کیے گئے ہیں اس کی مثال پہلے زمانوں میں کہاں ملتی ہے، کوئی صوبہ اور کوئی ملک ایسا نہیں جہاں کوئی چڑیا گھر نہ ہو اور اس میں وحشی جانوروں کو اکٹھا نہ کیا گیا ہو۔ پہلے زمانہ میں شاید ساری دنیا میں بھی کوئی ایک مقام ایسا نہیں مل سکتا تھا جہاں اس طرح جانور اکٹھے کیے گئے ہوں مگر اب کوئی ملک ایسا نہیں جس میں چڑیا گھر نہ ہوں بلکہ کوئی صوبہ ایسا نہیں جس میں چڑیا گھر نہ ہو ..... عجائب گھروں میں مُردہ جانوروں کی کھالوں میں بھوسہ بھر بھر کر ان کو رکھا جاتا ہے تا کہ لوگ آئیں، اُن کو دیکھیں اور اپنے معلومات میں اضافہ کریں۔ اسی طرح علم حیات کی تحقیقات کے لیے سائنٹفک ریسرچ انسٹی ٹیوشن Research Institution میں مردہ جانوروں کے لاشے اور اُن کے ڈھانچے لا لا کر جمع کیے جاتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے کہ یہ ڈھانچے کتنے سال کے ہیں یا کتنا زمانہ ان پر گذر چکا ہے یا اُن کی مختلف حالتوں کو دیکھنے اور دوسروں کو یاد کرانے کے لیے اُن ڈھانچوں پر غور کیا جاتا ہے۔ غرض کیا چڑیا گھروں کے لحاظ سے اور کیا عجائب گھروں کے لحاظ سے اور کیا علم حیات کی تحقیق کے لحاظ سے اس پیشگوئی کی صداقت پوری طرح ثابت ہے اور جس طرح موجودہ زمانہ میں وحشی جانوروں کو زندہ یا مردہ اکٹھا کیا گیا ہے اس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔''

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ [اور جب دریاؤں (کے پانیوں) کو (نکال کر دوسری طرف) بہایا جائے گا]

''دریاؤں کا پھاڑنا دو طرح ہو سکتا ہے: اوّل اس طرح کہ اس کا پانی کسی اور طرف لے

جایا جائے۔ دوسرے اس طرح کہ اس میں کوئی اور پانی ملا دیا جائے۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ یا تو دریا نہریں نکال نکال کر خشک کر دیے جائیں گے یا دریاؤں میں اور پانی ملا کر اُن کو بڑھا دیا جائے گا۔ یہ دونوں نظارے آج کل دنیا میں نظر آتے ہیں چنانچہ کئی دریا ایسے ہیں جن میں سے نہریں نکال نکال کر ان کو خشک کر دیا گیا ہے اور کئی دریا ایسے ہیں جن میں دوسرے دریاؤں کا پانی ملا کر اُن کو وسیع کر دیا گیا ہے..... اس طرح بحار کی تسخیر عمل میں آرہی ہے۔''

وَإِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ [اور جب (مختلف) نفوس جمع کیے جائیں گے]

”اس آیت میں رسل و رسائل اور سفر کی آسانیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا

ہے کہ آخری زمانہ میں بعض ایسی چیزوں کی ایجاد عمل میں آجائے گی جن سے لوگ ایک دوسرے کے بالکل قریب ہوجائیں گی چنانچہ پہلی چیز جو اس زمانہ میں قرآن کریم کی اس پیش کردہ صداقت کو ظاہر کر رہی ہے وہ ریل ہے، ریل کا ایک ڈبہ ہوتا ہے لیکن اگر غور کرو تو اسی ایک ڈبہ میں کوئی چینی بیٹھا ہوتا ہے، کوئی انگریز بیٹھا ہوتا ہے، کسی طرف بنگالی بیٹھا دکھائی دیتا ہے اور کسی طرف پٹھان بولتا نظر آتا ہے، اسی طرح پنجابی بھی اُسی ڈبہ میں موجود ہوتا ہے۔غرض مختلف علاقوں کے رہنے والے اور مختلف زبانوں کے بولنے والے لوگ ریل کے ایک ڈبہ میں موجود ہوتے ہیں۔ پہلے زمانہ میں بڑی مشکل سے دوسرے علاقہ یا دوسرے ملک کے لوگ نظر آیا کرتے تھے مگر اب ذرائع رسل و رسائل اور آمد و رفت میں اس قدر آسانی اور سہولت پیدا ہوگئی ہے کہ ہندوستان کے آدمی امریکہ میں نظر آجاتے ہیں اور امریکہ کے ہندوستان میں نظر آجاتے ہیں۔ پھر ریڈیو اور ڈاک خانہ یہ تو ایسی چیزیں ہیں جنہوں نے وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کی پیشگوئی کو نہایت واضح طور پر پورا کر دیا ہے۔“

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (اور جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی)

”وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کے پہلے معنے یہ تھے کہ صحیفے پھیلائے جائیں گے۔ یہ پیشگوئی اس
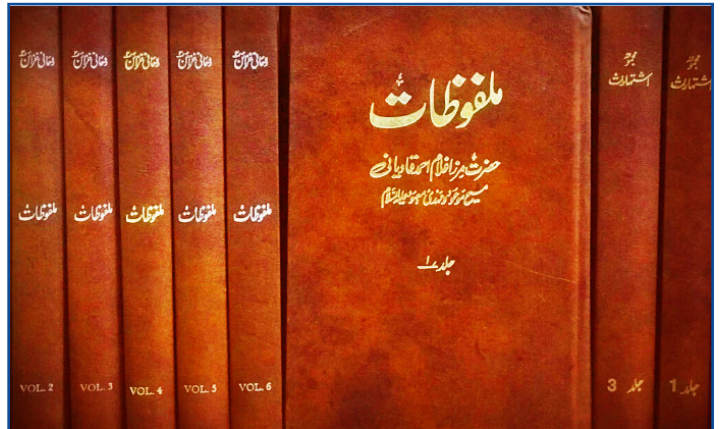
طرح پوری ہوئی کہ کتابوں اور اخبارات کی اشاعت کے لیے مطابع نکل آئے ہیں۔ پھر ریل گاڑیاں ایجاد ہوچکی ہیں جن سے شائع شدہ اخباریں اور کتابیں سارے جہان میں پھیل جاتی ہیں۔ دنیا میں پچاس پچاس لاکھ روزانہ چھپنے والے اخبارات موجود ہیں، اسی طرح کتابیں چھپتی ہیں تو دس دس بیس بیس لاکھ نسخہ ایک ایک کتاب کا نکل جاتا ہے۔ یہی خبر اس آیت میں دی گئی تھی کہ صحیفے دنیا میں پھیلا دیئے جائیں گے۔

دوسرے معنے یہ تھے کہ صحیفے کھولے جائیں گے۔ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوچکی ہے کیونکہ کتابوں کے پڑھنے کا رواج موجودہ زمانہ میں بہت بڑھ گیا ہے، پھر بڑی بڑی لائبریریاں کھل گئی ہیں جہاں لوگ آتے اور کتابیں وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں اور جو لوگ لائبریریوں کے ممبر ہوتے ہیں وہ اپنے گھر پر بھی اُن کتابوں کو پڑھنے کے لیے لے جاتے ہیں۔غرض کتابیں بجائے بند رہنے کے کھل گئی ہیں اور علم کا چرچا دنیا میں چاروں طرف ہوگیا ہے۔ پھر یہ پیشگوئی اس رنگ میں بھی پوری ہوئی ہے کہ بڑی بڑی پُرانی لائبریریاں آثار قدیمہ والوں نے نکال کر رکھ دی ہیں۔ بخت نصر کی لائبریری جو اینٹوں پر لکھی ہوئی تھی وہ سب کی سب نکال لی گئی ہے ..... اسی طرح مصر میں فرعون موسیٰ سے پہلے کے آثار نکال کر ان کو پڑھا جارہا ہے..... غرض مُردہ صحیفے اس زمانہ میں زندہ کیے جارہے ہیں اور وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہو رہی ہے۔“

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ انہی آیات سے اسلام کی حقانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت کا ثبوت دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

”غرض یہ علامات جو ..... آیات میں بیان ہیں اگر ان سب کو بیان کیا جائے تو یقیناً کسی زمانہ میں یہ باتیں اکٹھے طور پر نظر نہیں آئیں گی بلکہ اگر یہ سب باتیں ایک نقشہ کے طور پر شائع کر دی جائیں اور ساتھ ہی یہ انعام مقرر کر دیا جائے کہ اگر کوئی شخص ان علامات کو گذشتہ زمانہ پر چسپاں کر کے دکھاوے تو اُسے لاکھ یا دو لاکھ روپیہ بطور انعام دیا جائے گا، تب بھی کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکے گا کہ پہلے کسی ایک زمانہ میں یہ علامات پوری ہوچکی ہیں۔ دنیا کے کسی مؤرخ کے سامنے ان علامات کو رکھ دو اور پھر اس سے پوچھو کہ یہ علامات کس زمانہ پر صادق آتی ہیں تو وہ فوراً کہہ اٹھے گا کہ یہ تو اسی زمانہ کی علامات بیان کی جارہی ہیں، پہلے کسی زمانہ میں ایسے حالات پیدا نہیں ہوئے۔غرض ہر شخص کی انگلی اِن آیات کو پڑھ کر موجودہ زمانہ کی طرف ہی اٹھے گی کسی اور زمانہ کی طرف نہیں اُٹھ سکتی اور یہی رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان سورتوں میں ایک یوم القیامۃ کا ایسا واضح نقشہ کھینچا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اُس یوم القیامۃ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے تو وہ اِن سورتوں کو پڑھ لے۔“

کتاب ’’نشان آسمانی‘‘ کا تعارف

(مرسلہ مکرم خالد محمود شرما صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا)
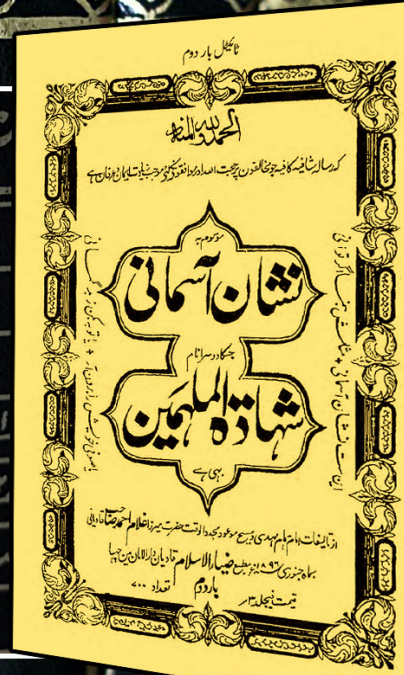
مجلس انصار اللہ کینیڈا کے تعلیمی نصاب کی چوتھی سہ ماہی (اکتوبر تا دسمبر 2023ء) میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’نشان آسمانی‘‘ شامل ہے۔ یہ کتاب روحانی خزائن کی جلد نمبر 4 میں صفحہ 355 تا 412 پر شائع شدہ ہے۔

اس کتاب کا نام ’’نشان آسمانی‘‘ اور دوسرا نام ’’شہادت الملہمین‘‘ ہے۔ یہ کتاب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اواخر مئی 1892ء میں تحریر فرمائی اور جون 1892ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے علاوہ نعمت اللہ صاحب ولی اور مجذوب گلاب شاہ صاحب آف جمال پور ضلع لدھیانہ کی اہم پیش گوئیوں کا شرح وبسط سے ذکر فرمایا جو انہوں نے سالہا سال قبل مسیح ومہدی کے متعلق کر رکھی تھیں اور جو آپؑ کی آمد سے روز روشن کی طرح پوری ہوئیں۔ اسی کتاب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے دعویٰ کی صحت معلوم کرنے کے لیے قوم کے سامنے ایک آسان تجویز یہ بھی رکھی کہ ’’اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے… اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدّد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے، کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود…‘‘
پھر اس کتاب میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے فتویٰ تکفیر کی کیفیت کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اسی طرح آپ اس کتاب میں تحریر فرماتے ہیں: ’’میں نے قصد کیا ہے کہ اب قلم اٹھا کر پھر اس کو اس وقت تک موقوف نہ رکھا جائے جب تک کہ خدائے تعالیٰ اندرونی اور بیرونی مخالفوں پر کامل طور پر حجت پوری کر کے حقیقت عیسویہ کے حربہ سے حقیقت دجّالیہ کو پاش پاش نہ کرے۔‘‘
کتاب کے آخر پر حضور علیہ السلام نے رسالہ نشانِ آسمانی کی امداد طبع کے لئے جو مخلص دوستوں کی طرف خط لکھے گئے تھے، اُن کے جوابات کا خلاصہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ ان مخلص دوستوں میں سے ایک حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں جن کے متعلق حضرت اقدس علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں: ’’کثرت مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولیٰ میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں سے کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر اُن کی صحبت کا اثر ہے…

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

مجلس انصار اللہ کینیڈا کے ۳۶ویں سالانہ اجتماع اور ۲۹ویں مجلس شوریٰ کا کامیاب انعقاد

وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰی بَيۡنَهُمۡ

AND WHOSE AFFAIRS ARE *DECIDED* BY MUTUAL CONSULTATION

AT DONT LES AFFAIRES SONT *DÉCIDÉES* À TRAVERS DES CONSULTATIONS MUTUELLES

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کینیڈا کو اپنی ۲۹ویں مجلس شوریٰ اور ۳۶واں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸ تا ۲۰ ؍اگست ۲۰۲۳ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ مجلس شوریٰ کی کارروائی بروز جمعۃ المبارک، جبکہ اجتماع کے بقیہ پروگرامز بروز ہفتہ و اتوار ایوان طاہر سے متصل وسیع و عریض گراؤنڈ میں مارکیاں لگا کر منعقد ہوئے۔

تعلیمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم خوانی اور حفظ القرآن کے مقابلہ جات شامل تھے۔ اسی طرح اردو، انگریزی، فرانسیسی اور عربی زبانوں میں تقریری مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ جبکہ صف اول اور صف دوم کے انصار کے لیے اردو اور انگریزی تقریر کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات بھی الگ الگ منعقد کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان مقابلہ جات میں کرکٹ، والی بال، رسہ کشی، بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کی گیمز شامل تھیں۔ ان کے علاوہ انصار برادران میں ذہانت و پیغام رسانی کے مقابلہ جات بھی منعقد کیے گئے۔ مزید برآں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے مابین باسکٹ بال کا ایک نمائشی میچ بھی کروایا گیا۔

ورکشاپس اور سیمینارز: بروز ہفتہ نیشنل سیکرٹری تربیت شاہد منصور صاحب کی زیر نگرانی ایک خصوصی ورکشاپ بعنوان ’’انصار بھائیوں کے بچوں کی بروقت شادی‘‘ کا انعقاد کیا گیا۔ اسی طرح ’’دماغی و جسمانی صحت‘‘ کے موضوع پر بھی ایک سپیشل پروگرام کا انعقاد ہوا جو ڈاکٹر محمود ناصر صاحب اور ڈاکٹر علیم خان صاحب نے پیش کیا اور انصار کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔

تقاریر اور مجالس سوال و جواب: ہفتہ ہی کے روز کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مکرم عبد الحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے ’’فضائل قرآن پاک‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ جبکہ برطانیہ سے تشریف لانے والے مربی سلسلہ مکرم ظہیر احمد خان صاحب نے ’’برکات خلافت‘‘ کے موضوع پر متعدد ایمان افروز واقعات سے آراستہ تقریر کی۔ ہفتہ کے روز شام کے اجلاس میں سوال و جواب کی ایک خصوصی مجلس میں مکرم

ملک لال خان صاحب نیشنل امیر کینیڈا اور ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے سوالات کے جوابات دیے۔ اگلے روز اتوار کو بھی اردو زبان نہ جاننے والے احباب کے لیے مکرم امیر صاحب کے ساتھ ایک خصوصی مجلس منعقد ہوئی۔

MAC سٹوڈیو: گزشتہ سال کی طرح امسال بھی مجلس انصاراللہ کینیڈا نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے MAC سٹوڈیو جاری کیا جس میں اجتماع کی کارروائی براہ راست دکھانے کے علاوہ بعض دیگر ریکارڈ شدہ پروگراموں کی ریکارڈنگ بھی دکھائی جاتی رہی۔ یوں تقریباً

اڑھائی ہزار ناظرین نے اجتماع کی جملہ کارروائی اپنے اپنے ڈیوائسز پر مشاہدہ کی۔ الحمد للہ

حاضری: مذکورہ بالا اڑھائی ہزار ناظرین کے علاوہ امسال ۲۶۴۷ انصار برادران اجتماع میں بنفس نفیس شامل ہو کر اس کے روحانی ماحول سے مستفیض ہوئے۔ یوں کینیڈا بھر کے چودہ ریجنز کی ۱۱۰ مجالس کی سو فیصد نمائندگی ہوئی۔ جبکہ گزشتہ سال کی نسبت امسال حاضری میں ۳۳۲ انصار کا اضافہ ہوا۔ مزید برآں ۲۰۱ مہمانان گرامی نے بھی اجتماع میں شرکت کی۔

مکرم امیر صاحب کینیڈا نے اجتماع کے اختتامی اجلاس میں اپنی تقریر میں انصار بھائیوں کو اپنی ذمہ داریاں کماحقہ ادا کرنے کی تلقین کی۔ امسال تعلیمی مقابلہ جات کے انعقاد کے لیے تین مارکیاں جبکہ کھانے کی بڑی مارکی کے علاوہ کئی مختلف چھوٹی بڑی مارکیاں نصب کی گئیں۔ اسی طرح کھانے پینے کی اشیا کے مختلف پرائیویٹ سٹالز بھی لگائے گئے۔ ورزشی مقابلہ جات احمدیہ پارک اور ایوان طاہر میں منعقد کیے گئے۔ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں ناظم اعلیٰ اجتماع عطاء الرب صاحب نے رپورٹ پیش کی اور تمام رضا کاران و معاونین

نیشنل اجتماع مجلس انصار اللہ کینیڈا 2023ء میں پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا)

بفضلہٖ تعالیٰ مجلس انصار اللہ کینیڈا کے سالانہ نیشنل اجتماع منعقدہ 19 اور 20 اگست 2023ء بمقام پیس ولیج ٹورانٹو میں دس علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جس میں پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار بھائیوں کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین۔

1۔ مقابلہ تلاوت		
اول	سید مبشر احمد	مجلس پیس ولیج ایسٹ
دوم	محمد صلاح الدین	مجلس سیڈل رج کیلگری
سوم	محمد یقین	مجلس وان نارتھ

2۔ مقابلہ نظم		
اول	مرزا باسط انجم	مجلس پیس ولیج ساؤتھ ویسٹ
دوم	عدنان احمد	مجلس حدیقہ احمد
سوم	توفیق احمد	مجلس بریمپٹن سینٹر

3۔ مقابلہ تقریر بزبان عربی		
اول	رافع منیر زنداقی	مجلس برانٹفورڈ ۔ کیمبرج
دوم	عبدالرؤف الحصنی	مجلس وڈبرج ساؤتھ
سوم	یاسین شریف	مجلس پیس ولیج ایسٹ

4۔ مقابلہ تقریر بزبان فرانسیسی		
اول	سلیم محمد خان	مجلس آٹواہ ایسٹ
دوم	قیصر ندیم	مجلس ملٹن ویسٹ
سوم	عابد محمود	مجلس مونٹریال ایسٹ

5۔ مقابلہ حفظ قرآن		
اول	محمد ضیاء الحق	مجلس سکاربرو نارتھ
دوم	منصور احمد چغتائی	مجلس پیس ولیج سینٹر
سوم	ایوب اقبال احمد	مجلس رجائنا

6۔ مقابلہ ترجمۃ القرآن		
اول	مبارک سیف	مجلس کیلگری ٹیراڈیل
دوم	ایوب اقبال احمد	مجلس رجائنا
سوم	برہان الدین احمد	مجلس کچنر ۔ واٹرلو

7۔ مقابلہ تقریر بزبان انگریزی (صف اول)		
اول	محمد شفیق	مجلس سکاربرو ساؤتھ
دوم	محمد زکریا داؤد	مجلس آٹواہ ایسٹ
سوم	محمد اقبال	مجلس حدیقہ احمد

8۔ مقابلہ تقریر بزبان انگریزی (صف دوم)		
اول	احمد صفی اللہ راجپوت	مجلس ملٹن ایسٹ
دوم	مالک آگماننگ	مجلس کیلگری ویسٹ
سوم	عتیق احمد	مجلس مسی ساگا ساؤتھ

9۔ مقابلہ تقریر بزبان اردو (صف اول)		
اول	محمد شفیق	مجلس سکاربرو ساؤتھ
دوم	عبدالستار قمر	مجلس بریڈفورڈ ایسٹ
سوم	منصور احمد ناصر	مجلس فلاور ٹاؤن

10۔ مقابلہ تقریر بزبان اردو (صف دوم)		
اول	لقمان تبسم ربانی	مجلس پیس ولیج سنٹر
دوم	فخر اللہ منگلا	مجلس ریکسڈیل نارتھ
سوم	احمد صفی اللہ راجپوت	مجلس ملٹن ایسٹ

رپورٹ سائیکل سفر ٹورنٹو ویسٹ ریجن

(رپورٹ: سہیل میر، نائب ناظم اعلیٰ صف دوم مجلس انصار اللہ ٹورنٹو ویسٹ ریجن)

بفضلہٖ الحمد للہ مجلس انصار اللہ ٹورنٹو ویسٹ ریجن کو مورخہ 10/ ستمبر 2023ء بروز اتوار ایک سائیکل سفر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ محترم ارشد باجوہ صاحب ناظم اعلیٰ ٹورنٹو ویسٹ کی نگرانی میں سائیکل سفر کے پروگرام کی اطلاع تمام زعماء مجالس کو دی گئی اور مقررہ تاریخ کو ٹورنٹو ویسٹ ریجن کی آٹھوں مجالس (احمدیہ ابوڈ آف پیس، ایمری ولیج، ویسٹن ساؤتھ، ویسٹن نارتھ ایسٹ، ویسٹن نارتھ ویسٹ، ویسٹن ازلنگٹن، ریکسڈیل نارتھ اور ریکسڈیل ساؤتھ) کے انصار نے اس میں شمولیت اختیار کی۔ پروگرام کے مطابق حصہ لینے والے تمام انصار صبح نماز فجر کے بعد Blue Heaven Park میں جمع ہوئے اور دعا کے بعد اس سفر کا آغاز ہوا، سائیکل سفر کا راستہ Humber River Recreation Trail مقرر کیا گیا تھا چنانچہ تمام شرکاء سفر ایک ترتیب سے قریباً پونہ گھنٹہ سائیکل چلاتے ہوئے واپس اسی مقام پر پہنچے۔ اس پروگرام میں 75 سے زائد انصار نے شمولیت اختیار کی جن میں سے قریباً 30 نے سائیکل سفر میں حصہ لیا اور باقی انصار ممبران نے پیدل چلنے میں حصہ لیا۔ اس سائیکل سفر میں نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ کینیڈا بھی شامل ہوئے۔ پروگرام کے آخر میں شامل ہونے انصار بھائیوں کی ناشتہ سے تواضع کی گئی۔

حصول صحت کے لیے بہترین مشاغل

(مکرم آصف احمد خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا)

صحتمندی بہت بڑی نعمت ہے۔اور وہ ہی قومیں ترقی کرتی ہیں جنکے اکثر لوگ صحت مند دل و دماغ کے مالک ہوں۔ دنیا میں مشینی انقلاب آنے کے ساتھ جہاں زندگی میں سہولتیں آئی ہیں اس کے ساتھ ساتھ دماغی بے چینی ڈپریشن انزائیٹی وغیرہ میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوگیا ہے۔اس کی بڑی وجہ صحت کے اصولوں کے مطابق جسم کے تقاضوں کو پورا نہ کرنا ہے۔ کینیڈا جیسے ملک میں ہم انصار دینی و دنیاوی ذمہ داریاں ادا کرنے کے بعد کچھ مشغلے اختیار کر کے اپنی جسمانی اور دماغی صحت برقرار رکھ سکتے ہیں اس کے متعلق چند باتیں یہ ہیں۔

پیدل چلنا: پیدل چلنا صحت کے لئے نہایت مفید ہے۔ ہر ناصر اپنی صحت اور جسمانی استعداد کے مطابق پیدل چلنے کی عادت سے اپنی صحت میں غیر معمولی بہتری لا سکتا ہے۔ کینیڈا میں ہر موسم بہار خزاں سردی گرمی پایا جاتا ہے۔اور ہر طرح کے موسم کے لحاظ سے اس ملک میں پیدل چلنے کے مواقع بھی میسر ہیں۔ اگر موسم بہت زیادہ سرد نہیں ہے تو باہر کھلی فزا میں پیدل چلنا مفید ہے۔اس ملک میں اکثر علاقوں میں لوکل پارک موجود ہوتے ہیں جن میں روزانہ پیدل چلنا عادت بنانا چاہئے۔اکثر پارکس میں پیدل چلنے کے لئے آسان اور مشکل لمبے اور چھوٹے راستے دونوں ہی موجود ہورہے ہیں ہم اپنی صحت اور استعداد کے مطابق ان کو اختیار کر سکتے ہیں۔ پارکس میں روزانہ پیدل چلنے کی روٹین سے ہم قدرت کے بنائے ہوئے خوبصورت موسموں، پرندوں، جانوروں اور قدرتی مناظر سے بھی لطف اندوز ہوں گے جو ذہنی اور جسمانی صحت میں اضافے کے لئے نہایت مفید ہے۔ان ممالک کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو تمام دن کوئی ایک شخص بھی بات کرنے والا نہیں ملتا۔اور یہ چیز ذہنی مردگی ڈپریشن وغیرہ کا باعث بنتی ہے۔

پارکس میں سیر کرنے کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جب باقاعدہ کسی پارک میں پیدل سیر کریں گے تو آپ کے کچھ دوست بھی بن جائیں گے۔جن سے وقت کے ساتھ ساتھ آپ کی وابستگی بڑھتی رہے گی اور آپ کو ان سے بات چیت کر کے اچھا لگنے لگے گا۔ممکن ہے کہ ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوں جن کو آپ سے اچھا مشورہ مل جائے یا آپ کو کسی معاملہ میں مشورہ کی ضرورت ہو تو آپ ان سے مشورہ کر لیں گے۔ زندگی کے تجربات شیئر کرنا بھی ڈپریشن کم کرنے کا باعث بنتا ہے۔

پیدل چلنے کے لئے ایک اور طریق یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم ہفتہ میں ایک دن یا مہینہ میں ایک دن کسی ٹریل میں لمبا راستہ پیدل چلیں۔کینیڈا میں اکثر علاقوں میں ایسی ٹریلز موجود ہیں ہیں۔اس طرح کی ٹریلز میں پیدل چلنے کے لئے آپ اپنی فیملی اور بچوں کے ساتھ جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔اگر یہ ممکن نہیں تو آپ اپنے دوستوں کے ساتھ یا اکیلے بھی جا سکتے ہیں۔اس قسم کی ٹریلز میں چلتے ہوئے اکثر دیکھا ہے کہ بعض لوگ اپنے ساتھ چھوٹی عمر کے

بچوں کو بھی پیدل چلانے کے لئے لاتے ہیں۔ وہ ان کے بچے یا بچوں کے بچے ہوتے ہیں ۔ چھوٹی عمر میں ہی وہ ان کو قدرت کے نظام سے ہم آہنگ ہونے کی تربیت دیتے ہیں اور ان میں لمبے لمبے پیدل سفر کرنے کی عادت پیدا کرتے ہیں۔ بڑوں کے ساتھ جب چھوٹی عمر میں ہی بچے یا پوتے پوتیاں ایسے مشاغل کرتے ہیں تو جنریشن گیپ اور کمیونیکیشن گیپ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک جنریشن کا دوسری جنریشن سے تعلق مضبوط رہتا ہے۔ ایسے بچے پر اعتماد اور بہادر ہو کر جوان ہوتے ہیں۔ پیدل چلنا کینیڈا جیسے ملک میں سردی کے موسم میں بڑی عمر کے افراد کے لئے اگرچہ قدرے مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں۔ مناسب لباس اور جوتوں کے ساتھ سردی کے موسم میں بھی کھلی فزا میں پیدل چلنے کی روٹین قائم رکھی جا سکتی ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو یہاں اکثر علاقوں میں جمز، سپورٹس ہال بھی موجود ہوتے ہیں۔ اور بعض لوگ سردی کے موسم میں شاپنگ مال میں بھی اپنی واک کی روٹین پر عمل کر لیتے ہیں۔

سائیکل کا استعمال سائیکل سفر: کینیڈا میں اکثر سڑکوں پر سائیکل ٹریک موجود ہیں۔ سائیکل

چلانا بھی ذہنی اور جسمانی صحت کے لئے مفید ہے۔ تحقیقات سے ثابت ہے کہ سائیکل کا باقاعدہ استعمال بلڈ پریشر ،شوگر ،جوڑوں کا درد وغیرہ سے بچاتا ہے۔ پیدل چلنے کی طرح سائیکل چلانے کے لئے بھی ہم اپنے وقت اور صحت کی حالت کے مطابق طریق اور راستہ اختیار کر سکتے ہیں۔ دنیا میں موسمی آلودگی سے بچنے کے لئے سائیکل کے استعمال اور پیدل چلنے کی طرف حکومتوں کی طرف سے بہت زیادہ ترغیب دی جا رہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر جگہوں پر سائیکل ٹریکس بنائے جا رہے ہیں۔ تا کہ لوگ گاڑی میں سفر کرنے کی بجائے سائیکل کو ذریعہ سفر بنائیں۔ جو صحت کے لئے بھی مفید ہے اور اکانومی کے لئے بھی مفید ہے۔ سائیکل کے استعمال کی طرف حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بالخصوص صف دوم کے انصار کو خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ لہذا ہم اگر سائیکل کے استعمال کو اپنا مشغلہ بنائیں گے تو یہ ہماری جسمانی، ذہنی صحت اور قومی لحاظ سے بہبود کا ذریعہ ہو گا۔

پاکستان میں ہم نے ایک ہی قسم کے سائیکل استعمال کئے ہیں۔ جو قدرے وزنی ہوتے

تھے۔ اگرچہ ان کے وزنی ہونے کے بھی کچھ فوائد تھے لیکن جوں جوں زمانہ نے ترقی کی بہتر سے بہتر سائیکل بھی میسر ہوتے گئے۔ اور عمر اور صحت اور ضرورت کے مطابق ہر قسم کے سائیکل با آسانی میسر ہونے لگ گئے ہیں۔ سائیکل خریدنے سے قبل ہمیں یہ ضرور جائزہ لینا چاہئے کہ ہماری صحت عمر اور ضرورت کے لئے کس قسم اور کس سائز کا سائیکل درکار ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص کو تیز رفتار سائیکل پسند ہے تو پہلے وہ اپنی صحت اور عمر کو دیکھے کہ کیا اس کے لئے ریسنگ سائیکل لینا مناسب ہے کہ نہیں۔ یہ نہ ہو کہ ریسی سائیکل چلانے میں اس کو گرنے کا امکان زیادہ ہو۔ اسی طرح ماؤنٹین بائیک، کروز بائیک، روڈ بائیک وغیرہ کے آپشن بھی موجود ہیں۔ ہر شخص اپنے حالات کے مطابق سائیکل خریدے۔ اگر سائیکل آپ کے حالات اور سائیز کے مطابق ہے تو آپ سائیکل کو باحفاظت چلائیں گے اور سائیکل چلاتے ہوئے لطف اندوز بھی ہوں گے۔ سائیکل چلانا بعض لحاظ سے پیدل چلنے یا گاڑی میں سفر کرنے سے بھی زیادہ مفید ہے۔ دراصل یہ گاڑی میں سفر اور پیدل چلنے کے درمیان ہے۔ پیدل سفر کی نسبت ہم قدرے تیزی سے سفر طے کر لیتے ہیں۔ اور وقت کی بچت بھی ہوتی ہے اور جسمانی ایکسرسائیز بھی ہو جاتی ہے۔ اور وہ مناظر جو ہم گاڑی میں سفر کے دوران قریب سے نہیں دیکھ سکتے وہ بھی دیکھ کر لطف اندوز ہو جاتے ہیں۔ اور یہ ایک پلوشن سے پاک زریعہ سفر بھی ہے۔

فشنگ مچھلیاں پکڑنے کا مشغلہ: کینیڈا جیسے ملک میں ہمیں جس مشغلہ کو اختیار کرنے کی سہولت موجود ہے ان میں سے ایک یہ مشغلہ بھی ہے۔ تحقیق سے ثابت ہے کہ فشنگ ڈپریشن کا علاج ہے۔ نیز اس سے انسان میں مستقل مزاجی اور صبر پیدا ہوتا ہے۔ نیز وہ لوگ جو فشنگ کا تجربہ رکھتے ہیں وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ فشنگ سے جہاں مقصد کے حصول کی دھن پیدا ہوتی ہے وہاں قسمت کی اونچ نیچ پر راضی برضا ہونے کی صلاحیت بھی ترقی کرتی ہے۔ فشنگ کرنے کا مشغلہ کئی پہلوؤں سے ذہنی سکون اور ترقی کا باعث بنتا ہے۔ فشنگ ٹرپ پر جانے سے پہلے، موسم، علاقے اور حالات کے مطابق لباس اور تمام سامان کی تیاری اس مشغلہ کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ چیزیں انسان میں حصول مقصد کی خاطر تیاری اور پلاننگ کی استعداد میں اضافہ کرتی ہے۔ کینیڈا میں کئی قسم کی فشنگ کے مواقع موجود ہیں۔ لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ہم اپنے حالات کے مطابق کس قسم کی فشنگ کر سکتے ہیں۔ اگر حالات میسر ہیں تو لمبا سفر کر کے کسی جگہ فشنگ کے لئے بھی جا سکتے ہیں۔ کشتی پر بھی فشنگ ٹرپ ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم نہایت سادہ طریق سے بھی فشنگ کر سکتے ہیں۔ جس کے لئے صرف بنیادی ضروری اشیاء کا ہونا ضروری ہے۔

کینیڈا میں 16 سال سے کم عمر بچے بغیر لائسینس کے فشنگ کر سکتے ہیں اور سینیئر سیٹزنز کو بھی لائسینس کی ضرورت نہیں۔ ان کے علاوہ عمر کے افراد کو لائسینس بنانا ضروری ہے جس کی معمولی سی فیس ہے۔ اسی طرح صوبائی حکومتوں کی طرف سے بعض ایام ایسے ہیں جو فری فیملی فشنگ کے دن ہوتے ہیں۔ جن میں بغیر لاسینس کے بھی فشنگ کر سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا مشغلوں میں ہمیں اپنے حالات کے مطابق بہتر سے بہتر میسر طریق اختیار کرنا چاہئے۔ مثلاً ان تینوں مشغلوں میں اگر ممکن ہو تو ہم یہ مشغلے اپنی فیملی کے افراد کے ساتھ مل کر کریں۔ اور بعض اوقات اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر کریں اور اگر جماعتی یا مجالس کی طرف سے کوئی پروگرام بنایا جائے تو ان کے ساتھ شامل ہوں۔ اور جب کوئی ساتھ نہ ہو تو اکیلے بھی ان مشغلوں کو کرتے رہیں۔ انسانی فطرت ہے کہ تنوع کو پسند کرتی ہے۔ ان مشاغل کو تنوع کے ساتھ کریں تو لطف اندوز بھی ہوں گے اور ذہنی اور جسمانی صحت بھی بہتر رہے گی۔

آپ کا اپنی فیملی اور اگلی نسل سے بھی تعلق قائم رہے گا۔ اور حلقہ احباب میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا۔ حلقہ احباب کا ہونا بھی ذہنی اور جسمانی صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔

حديث نبوي شريف

{حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: "اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"} (صحيح البخاري, كتاب الدعوات)

معلومات دينية:

سؤال: إذا كان الله موجوداً فلمَ لا نراه؟

هناك أشياء كثيرة في العالم لا نستطيع أن نراها بالعيون المادية ومع ذلك نؤمن بوجودها ولا نطلب أي دليل على وجودها. فمثلا لا نستطيع أن نرى الهواء والكهرباء والحب والغضب والعواطف وما إلى ذلك من الأشياء غير المادية وإنما ندركها بحواس أخرى ولا ينكرها أحد. كذلك الله (لا يتراءى للعيون المادية، بل ينظر إليه بعيون روحية كما يقول سبحانه وتعالى: (لاَ تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ) فللوصول إليه لا بد من الوسائل اللطيفة والأساليب التي هدانا إليها مثل المجاهدة والدعاء، إذ قال الله تعالى: (وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا) وقال: (وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ)

كان سيدنا الخليفة الرابع - رحمه الله - يقدم مثالا لبيان هذا المفهوم، فيقول لمن يسأله من الأطفال: انظر، يوجد في هذه الغرفة عدد كبير من الأمواج الصوتية والأشعة غير المرئية، لكننا لا نستطيع أن نراها مع التأكد من وجودها، وهذه الأشعة والموجات متنوعة متعددة، وعند تشغيل التلفاز أو المذياع نشاهد ونسمع الصور والأصوات المختلفة، وليس ثمة برنامج واحد، بل ثمة برامج مختلفة تظهر لنا عند التنقّل بين القنوات المختلفة. ومثل ذلك تماما، فإن الإنسان عندما يهيئ الوسيلة المناسبة للنظر إلى الله، فهو يتمكن من النظر إليه، وتلك الوسيلة - وقد سبق ذكرها - هي الدعاء والمجاهدة واتباع الرسل.

من أسوة النبي صلى الله عليه وآله وسلم
خلق الأمانة والوفاء بالعهد

(معتز القزق، أستاذ الجامعة الأحمدية - كندا)

بسم الله الرحمن الرحيم والصلاة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم وعلى آله وأصحابه الطاهرين أجمعين. حين نريد أن نتكلم عن خلق الوفاء، الخلق النبيل، فلن نجد مثالا أعظم من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ولن نجد أسوة أحسن وأكمل من أسوته صلى الله عليه وآله وسلم صاحب الخلق العالي الذي كان خلقه القرآن، خير من ولدت النساء. يقول تعالى: {وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ} (البقرة 41) فعندما يلتزم المسلم بالعهد مع الله فيؤدي ما أمره الله به، ويجتنب ما نهاه عنه، ويفي بالمسؤوليات التي أمره بها، فإنه يتخلق بخلق الوفاء مع الله. عندما يُلزم المسلم نفسه بما يتعهد ويعد به الناس من قول أو كتابة، وينفذ وعوده وعهوده فإنه يتخلق بخلق الوفاء مع الناس. خلق الوفاء يتعلق بكل ما يحيط بنا، الوفاء مع الله، والوفاء مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، الوفاء للدِّين، الوفاء لليتيم، الوفاء بالبيعة، الوفاء للوالدين والأقرباء، الوفاء للزوجة، الوفاء مع الأولاد، الوفاء مع الوطن، الوفاء في العمل، الوفاء في البيع، وفاء الحاكم مع الرعية ووفاء الرعية مع الحاكم، وغير ذلك. خلق الوفاء هو خلق الأنبياء والأتقياء، وصاحب الوفاء صاحب خلق رفيع شريف كريم ينجذب الناس إليه. وضده الغدر والخيانة والكذب الذي هو خلق الأشقياء، وصاحب الغدر والخيانة صاحب خلق ذميم منفّر. ولعِظم خلق الوفاء وأهميته في بناء مجتمع آمن مزدهر، أوجب الله على المؤمنين التخلق به، قال تعالى: {وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا} (الإسراء 35) فالله سيسألنا عن عهوده وأماناته التي عهدها لنا ووضعها أمانة في أعناقنا، وحَمَّلنا مسؤولية التخلق بها والتعامل على أساسها مع الآخرين. لقد أوجب الله ورسولُه خلق الأمانة على المسلمين في تعاملهم مع المسلمين وغير المسلمين. سأذكر مثالا على ذلك قصة الصحابية أم هانيء أخت سيدنا علي كرم الله وجهه:

كانت أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ أخت علي كرم الله وجهه قد أعطت الأمان لمشرك يوم فتح مكة، لكن كان لسيدنا علي رأي آخر، رأى أن عليه أن يقتل هذا المشرك، وأنه يستحق ذلك. فماذا فعلت الصحابية أم هانيء؟ ذَهَبَتْ أُمَّ هَانِئٍ إِلَى رَسُولِ الله صلى الله عليه وآله وسلم، فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ، وقالت له أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ يا رسول الله، فَقَالَ لها: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ. فذكرت له ما حصل معها، قالت: يَا رَسُولَ الله زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ. فماذا كان موقف النبي صلى الله عليه وآله وسلم؟

قَالَ لها رَسُولُ الله صلى الله عليه وآله وسلم: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ هكذا احترم النبي صلى الله عليه وآله وسلم وعد صحابية مؤمنة. رغم أن بعض الصحابة ومنهم علي رضي الله عنه قد عارض أن تجير أخته هذا المشرك، إلا أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم الذي جاء لإظهار الأخلاق العالية قال لها: بما أنك أعطيت لهذا المشرك موثقًا أنك ستجيرينه، فعليك بوفاء عهدك ونحن أيضا نحترم عهدك. للأسف في مجتمعاتنا الإسلامية اليوم نرى أن الناس صاروا ينقضون عهودهم على أتفه الأسباب مما يؤدي إلى إفساد المجتمع وأمنه. وقد انتشر هذا المرض على نطاق واسع. لذلك نحن نستذكر ونتعلم السيرة العطرة لسيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم ونستذكر خصائله العالية وأخلاقه الفاضلة التي أمرنا بها. كيف نعبر عن حبنا وإخلاصنا لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بصدق؟ يكون ذلك حين نقتدي بأسوته العطرة في هذا الخلق العظيم خلق الأمانة والوفاء بالعهد حتى مع غير المسلمين. الأمانة مطلوبة في كل مجال، في التعاملات بين الناس في التعاملات بين الدول، في التعاملات المالية، والخيانة محرمة على المسلمين، ولا يحق لنا أن تكون خيانة شخص مبررا لنا لخيانته. {عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ} (سنن الترمذي, كتاب البيوع عن

رسول الله) ومما قال نبينا في موضوع رد الأمانات: {عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّاهَا اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَهَا يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ} (مسند أحمد, كتاب باقي مسند المكثرين) فلننتبه إلى هذا الأمر المهم، من يأخذ القروض والدين ويريد أن يرجعه إلى صاحبه يعينه الله تعالى على رد القرض وسد الدين، ولكن الذي يأخذ القرض ولا يريد أن يرد الحق لصاحبه ويظن أنه ينجو بفعلته فإن النبي يخبرنا بأنه كما أتلف وضيع الأمانة وحرم منها صاحبها فإن الله يتلف ماله في الدنيا بكثرة المصائب، ويوم القيامة يتعرض لعذاب الله. قال تعالى: {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا} (النساء 59) الوفي يتفانى في إيفاء وعوده وعهوده فيحفظها ولا ينقصها ولا ينقضها، ويلزم طريق المواساة، ويلتزم الصدق والصبر ولو على حساب نفسه، في سبيل تحقيق هذا الخلق العظيم، وهكذا كانت أسوة سيدنا محمد ﷺ وهكذا ربى الصحابة الكرام رضوان الله عليهم.

القرآن الكريم هو الأصل والميزان والمعيار والمحك الحقيقي

لقد ثبّتنا المسيح الموعود عليه السلام على أسس الشريعة من جديد وأمرنا بالاعتصام بحبل الله تعالى الذي نبذه الناس، فأرشدنا لإزالة الخلافات المتبادلة إلى أن القرآن الكريم هو الميزان والمعيار والمحك، فقال:

"إن مذهبي في حُجّيّة الكتاب والسنة هو أن كتاب الله مقدَّم وإمامٌ. المعاني التي تُستنبَط في قضية ما من الأحاديث النبوية ولا تخالف كتاب الله ستُقبل حجةً شرعية، أما المعاني التي تعارض نصوص القرآن البينة فلن نقبلها أبدا، بل سنستنبط من الحديث، قدر استطاعتنا، معانيَ توافق وتطابق نصًّا بيّنا في كتاب الله. ولو وجدنا حديثا يخالف نص القرآن الكريم ولم نقدر على تفسيره فسنعدّه موضوعًا."

(مناظرة لدهيانه، الخزائن الروحانية، المجلد 4، الصفحة: 12-11)

(من كتاب فقه المسيح)

القصيدة من حضرة مرزا غلام احمد عليه السلام

يا عينَ فيضِ اللّٰهِ والعِرفانِ	يَسعَى إليكَ الخَلْقُ كالظّمآنِ
يا بَحرَ فَضلِ المُنعِمِ المنّانِ	تهوي إليكَ الزُمَرُ بالكيزانِ
يا شمسَ مُلكِ الحُسنِ والإحسانِ	نوَّرتَ وجهَ البَرِّ والعُمرانِ
قومٌ رأوكَ وأمةٌ قد أُخبرتْ	مِن ذلكَ البدرِ الذي أصباني
يبكون من ذكرِ الجمالِ صبابةً	وتألُّماً من لوعَةِ الهِجرانِ
وأرى القلوبَ لدى الحناجِرِ كُربَةً	وأرى الغروبَ تُسيلُها العينانِ